More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

باب چہارم: ہدایت کے سرچشمے و مشاہیرِ اسلام

(۱) سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

کثیر الانتخابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر "✓" کا نشان لگائیں:

01 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی آخری آرام گاہ ہے:

(الف) کوفہ (ب) بصرہ (ج) کربلا (د) مدینہ منورہ

02 یزید نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا:

(الف) عبیداللہ بن زیاد کو (ب) ولید بن عتبہ کو (ج) مسلم بن عقیل کو (د) نعمان بن بشیر کو

03 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت 61ھ میں ہوئی:

(الف) 10 محرم الحرام (ب) 15 شعبان (ج) 12 ربیع الاول (د) 10 شوال

04 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے:

(الف) ابو قاسم (ب) ابو محمد (ج) ابو بکر (د) ابو عبداللہ

05 سید الشہداء، سید شبابِ اھل الجنۃ اور ریحانہ النبی القاب ہیں:

(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ (ب) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (د) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

06 جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر تھی:

(الف) 5 سال (ب) 6 سال (ج) 7 سال (د) 10 سال

07 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حج کئے:

(الف) 10 بار (ب) 15 بار (ج) 20 بار (د) 25 بار

08 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے جو کربلا میں شہید ہوئے:

(الف) حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ اور حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

09 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اصل نام ہے:

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

10 یزید کی تخت نشینی کے وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا:

(الف) عبیداللہ بن زیاد (ب) ولید بن عتبہ (ج) مسلم بن عقیل (د) نعمان بن بشیر

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

11 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو بھیجا:

(الف) بصرہ (ب) دمشق (ج) بغداد (د) کوفہ

12 کوفہ کے گورنر عبیداللہ بن زیاد نے کوفہ میں شہید کروایا:

(الف) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو (ب) حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو

(ج) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو (د) حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ کو

13 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکہ مکرمہ سے کوفہ کے لئے روانہ ہوئے:

(الف) 28 ذی الحج 60 ہجری (ب) 18 ذی الحج 60 ہجری (ج) 8 ذی الحج 60 ہجری (د) 2 ذی الحج 60 ہجری

14 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ 2 محرم الحرام 61 ہجری کو مکہ مکرمہ سے کربلا پہنچے:

(الف) 24 دن کے سفر کے بعد (ب) 20 دن کے سفر کے بعد (ج) 10 دن کے سفر کے بعد (د) ایک ہفتے کے سفر کے بعد

15 کربلا میں یزیدی لشکر کا کمانڈر تھا:

(الف) عبیداللہ بن زیاد (ب) ولید بن عقبہ (ج) عمر بن سعد (د) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

جوابات

1.	(ج)	3.	(الف)	5.	(ج)	7.	(د)	9.	(ج)	11.	(د)	13.	(ج)	15. (ج)
2.	(الف)	4.	(د)	6.	(ب)	8.	(الف)	10.	(ب)	12.	(ب)	14.	(الف)	

درسی کتاب کی مشق کا حل

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجئے:

سوال 1 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: **ولادتِ باسعادت:** حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر میں ابتدائی تواریخ شعبان سن ۳ یا ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں بھائی سیرت و صورت میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر آپ کے نانا آنحضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ پھر ساتویں دن آپ رضی اللہ عنہ کا نام "حسین" رکھا، ساتھ ہی آپ رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں دو مینڈھے ذبح کیے۔ سر کے بال اتار کر دفن کیے گئے اور ان کے ہم وزن چاندی خیرات کی گئی۔

بچپن کا زمانہ: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچپن کا زمانہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ والدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زیر سایہ پرورش میں گزرا۔ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سات سال اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ چھ برس کے ہوئے تو

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

ان کے شفیق و مہربان نانا کی رحلت ہوگئی' یہ غم ابھی بھرا بھی نہ تھا کہ کچھ ماہ بعد اپنی والدہ ماجدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی اپنے دونوں نونہالوں کو داغ مفارقت دے گئیں۔

حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب نماز میں مشغول ہوتے تو یہ دونوں ننھے نماز میں سجدہ کے دوران پیٹھ مبارک پر چڑھ جاتے تو آپ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سجدہ کو لمبا کرتے اور آپ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی انہیں منع نہیں فرمایا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا بچپن اپنے بھائی کی طرح اپنے گھر میں والدین رضی اللہ عنہما اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ گزرا' تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو پیار و محبت دیتے اور ان سے عزت و احترام سے پیش آتے۔

تعلیم و تربیت: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے ابتدائی تعلیم نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور اپنے والدین سے حاصل کی۔ خصوصاً قرآن کریم کے معنی و مفہوم اور مطالب کی تعلیم والدین سے حاصل کی۔ والدہ کی وفات کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت نہایت ہی عمدہ نہج پر کی کہ ان کی زندگانیاں رہتی دنیا تک ایک مثال قائم ہوگئیں۔

فضائل: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت آپ رضی اللہ عنہ کا نبوت والے گھرانہ میں پیدا ہونا ہے کہ جس کے نانا نبی آخر الزمان حضور کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ' نانی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا' دادا حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب' دادی فاطمہ بنتِ اسد' والد حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ' والدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور بھائی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ہوں' اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوسکتی ہے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زبان سے آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(سنن ترمذی: ۳۷۸۱)

حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۳)

ترجمہ: جو شخص حسن اور حسین سے محبت کرتا ہے وہ گویا مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ گویا مجھ سے بغض رکھتا ہے۔

ایک دفعہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی دعوت پر جا رہے تھے کہ مدینہ منورہ کی ایک گلی میں حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑھ کر ان کو پکڑنے کے لیے اپنے ہاتھ پھیلائے۔ اس پر وہ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے' آپ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو ہنساتے ہوئے آخر میں پکڑ لیا اور اس کی پیشانی چومتے ہوئے آپ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَأَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ

(حُسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے' جس کی حسین سے محبت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو محبوب رکھے گا۔ میرے نواسوں میں سے حسین ایک نواسہ ہے۔)

(سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۴)

سیدنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب آخری ایام میں علیل ہوگئے تو خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ آپ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ابا جان! آپ میرے ان بیٹوں کو کچھ عنایت کریں۔ تو رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدَدِي وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۱۸۵۰۸)

ترجمہ: ہم نے اپنی ہیبت و سرداری حسن کو اور جرأت و سخا حسین کو عطا کی۔

حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا ہے اور ان دونوں سے بغض و عناد رکھنا نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے بغض و عناد رکھنا ہے۔

دینی خدمات۔ سیرت و کردار: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی دین اسلام کے احیاء اور قرآن و سنت کی اشاعت میں بے مثال خدمات ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ درس قرآن مجید و حدیث شریف کے لیے مسجد میں بیٹھتے تو لوگوں کا بڑا حلقہ آپ رضی اللہ عنہ کے گرد جمع ہو جاتا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ بولنے لگتے تو سب کے سب توجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو سنتے اور اپنی جگہ سے حرکت بھی نہ کرتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

اس کے علاوہ مدینہ منورہ کے لوگ قرآنی آیات کی تشریح، احادیث مبارکہ اور دیگر شرعی مسائل معلوم کرنے کے لیے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ کردار کے مالک تھے۔ اس کے علاوہ عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ، سخاوت و شجاعت کے پیکر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں ۲۵ بار حج ادا کیے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ سے لبریز تھی۔

سوال 2 واقعہ کربلا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس پر ایک مختصر نوٹ کریں۔

جواب: یزید کی بیعت سے انکار اور سانحہ کربلا: یزید کی تخت نشینی کے بعد مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ نے یزید کے حکم سے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کی بیعت کرنے کے لیے بلایا، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے بیعت کرنے سے انکار کیا اور مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ امام رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں چار ماہ قیام فرمایا۔ اس دوران کوفہ کے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف خطوط بھیجے کہ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ آ جائیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کریں، آپ رضی اللہ عنہ کے سوا ہمارا کوئی پیشوا اور امام نہیں اس لیے کہ یزیدی حکومت میں اسلامی اقدار کی پامالی ہو رہی ہے اور اسلامی احکامات کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ جا کر حالات کا جائزہ لیں۔ اس دوران یزید کو حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے آنے کے بارے میں اطلاع دی گئی، پھر یزید نے کوفہ کے گورنر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو گورنر مقرر کیا اور حکم صادر کیا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نمائندے مسلم بن عقیل کو قید یا قتل کیا جائے۔

اسی دوران مسلم بن عقیل نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ آ جائیں اور کوفہ کے لوگ میرے ہاتھ پر آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے ہیں۔ ادھر ابن زیاد نے مسلم بن عقیل کو شہید کروا دیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ ۸ ذی الحجہ ۶۰ ہجری کو مکہ مکرمہ سے کوفہ کے لیے روانہ ہوئے۔ چوبیس دنوں کا نہایت طویل اور کٹھن سفر طے کر کے ۲ محرم الحرام ۶۱ ہجری کو میدان کربلا پہنچے۔ یزیدی لشکر کے کمانڈر عمر بن سعد نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کی بیعت پر اصرار کیا اور اس بات چیت کا سلسلہ دو محرم الحرام سے دس محرم الحرام تک چلتا رہا، مگر امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت اور باطل کے سامنے جھکنے سے صاف انکار کر دیا۔ بالآخر ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری کو حق و باطل کا معرکہ ہوا جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ نے اپنے اہل و عیال اور جان نثاران کے ساتھ بھوک اور پیاس کی حالت میں شہید کر دیے گئے۔ اسی طرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی سربلندی اور کلمہ حق کی برتری کے لیے عظیم الشان قربانی دے کر عالم اسلام کے لیے ایک مثال قائم کر دی۔

آرام گاہ: عراق کا شہر "کربلا" جو آج کل مشہور شہروں میں شمار ہوتا ہے، یہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا روضہ مبارک واقع ہے اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کی آرام گاہ ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(ب) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

سوال 1 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب بیان کریں۔

جواب: **حسب و نسب:** حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا پورا نام حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور والدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں یعنی والدہ اور والد دونوں طرف سے آپ ہاشمی اور صاحبِ شرف و فضیلت ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ اور القاب ”سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ“، ”سَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ“ اور ”رِیْحَانَۃُ النَّبِیِّ“ ہیں جبکہ امتِ مسلمہ میں آپ رضی اللہ عنہ ”شہیدِ کربلا“ کے لقب سے بھی یاد کیے جاتے ہیں۔

سوال 2 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے وضو کو کس طرح درست کروایا؟

جواب: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے بہت زیادہ ذہین و فطین اور اعلیٰ سیرت و اخلاق کے مالک تھے، جس کا ثبوت درج ذیل واقعہ ہے: ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی وضو کر رہا ہے لیکن اس کا وضو کرنے کا طریقہ درست نہیں تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے چچا! ہم چھوٹے ہیں، وضو کر رہے ہیں، دیکھنا کہیں وضو میں غلطی تو نہیں کرتے۔“ جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو وہ آدمی دیکھ کر متنبہ ہو گیا کہ یہ دونوں تو وضو صحیح کر رہے ہیں، مگر میرا وضو درست نہیں۔ (بحار الانوار، امام مجلسی، جلد۲، صفحہ۲۱۹)

(ج) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر ” ✓ “ کا نشان لگائیں:

جواب: صفحہ 173 پر ”کثیر الانتخابی سوالات“ سوال نمبر 1 تا 3 ملاحظہ کیجئے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(۲) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

کثیر الانتخابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر "✓" کا نشان لگائیں:

01 حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا نام تھا:
(الف) عبداللہ (ب) عمر (ج) عمران (د) عامر

02 اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لقب تھا:
(الف) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا (ب) حضرت زید رضی اللہ عنہ کا
(ج) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا (د) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا

03 حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دو ملکوں کی طرف ہجرت کی:
(الف) حبشہ، مدینہ منورہ (ب) مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ (ج) شام و فلسطین (د) طائف و مدینہ منورہ

04 حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب تھا:
(الف) شہادت (ب) طاعون کی وباء (ج) بخار (د) دل کا دورہ

05 حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کی اس شاخ سے تھا:
(الف) بنو ہاشم (ب) بنو امیہ (ج) بنو مخزوم (د) بنو فہر

06 حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے عام الفیل کے:
(الف) پانچ سال بعد (ب) چھ سال بعد (ج) سات سال بعد (د) گیارہ سال بعد

07 حضرت عبیداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا شمار ہوتا ہے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے:
(الف) 3 لوگوں کے بعد (ب) 5 لوگوں کے بعد (ج) 8 لوگوں کے بعد (د) 10 لوگوں کے بعد

08 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت عبیدہ اللہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان ممالک کی مہم پر لشکر کے سپہ سالار تھے:
(الف) شام و فلسطین (ب) عراق و ایران (ج) مصر و مراکش (د) اسپین

09 جہاد فرض ہوا:
(الف) 2 ہجری میں (ب) 3 ہجری میں (ج) 4 ہجری میں (د) 5 ہجری میں

10 غزوہ احد ہوا:
(الف) 2 ہجری میں (ب) 3 ہجری میں (ج) 4 ہجری میں (د) 5 ہجری میں

11 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور زخمی ہوا اور دانت شہید ہوئے:
(الف) غزوۂ بدر میں (ب) غزوۂ احد میں (ج) غزوۂ احزاب میں (د) غزوۂ تبوک میں

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

12 غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر میں زرہ کی فولادی کڑیاں پیوست ہوگئیں تو انہیں نکالتے ہوئے دو دانت ٹوٹ گئے:

(الف) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے (ب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے (د) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے

13 فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اسلامی لشکر کو تقسیم کیا:

(الف) دو حصوں میں (ب) تین حصوں میں (ج) چار حصوں میں (د) پانچ حصوں میں

14 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیت المقدس فتح کیا:

(الف) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے

15 حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا:

(الف) 14 ہجری (635ء) (ب) 16 ہجری (637ء) (ج) 17 ہجری (638ء) (د) 18 ہجری (639ء)

16 حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی رحلت ہوئی:

(الف) عمواس میں (ب) دیر علا میں (ج) جابیہ میں (د) مدینہ منورہ میں

17 حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی آخری آرام گاہ واقع ہے اردن کے شہر:

(الف) عمواس میں (ب) جولان میں (ج) جابیہ میں (د) دیر علا میں

جوابات

1.	(د)	4.	(ب)	7.	(ج)	10.	(ب)	13.	(ج)	16.	(ج)
2.	(ج)	5.	(د)	8.	(الف)	11.	(ب)	14.	(د)	17.	(د)
3.	(الف)	6.	(د)	9.	(الف)	12.	(د)	15.	(ب)		

درسی کتاب کی مشق کا حل

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجیے:

سوال 1 حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا خاندانی تعارف کیا ہے؟

جواب: **نام و نسب:** اسلامی تاریخ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اپنی کنیت "ابوعبیدہ" سے پہچانے جاتے ہیں۔ تاہم آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کی شاخ "بنو فہر" سے تھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ قبیلہ بنو حارث میں سے تھی۔ جو مشرف با سلام ہوئیں۔ تاہم آپ رضی اللہ عنہ کے والد کفر کی حالت میں جنگ بدر میں قتل ہو گئے۔ اسلام کی حمیت میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے نام میں غیر مسلم والد کا نام شامل کرنا گوارا نہ کیا اور دادا کی طرف نسبت کر کے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہلانے لگے۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سوال 2: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی پیدائش کب ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو دادا کی طرف کیوں منسوب کیا؟

جواب: ولادت: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا خاندان اصل سے مکہ کا رہائش پذیر تھا' جہاں پر عام الفیل کے گیارہ برس بعد عبداللہ بن جراح فہری کے گھر میں آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ مکہ میں ہی آپ رضی اللہ عنہ پلے بڑھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ کفر کی حالت میں جنگ بدر میں قتل ہو گئے۔ اسلام کی حمیت میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے میں غیر مسلم والد کا نام شامل کرنا گوارا نہ کیا اور دادا کی طرف نسبت کر کے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہلانے لگے۔

وفات ومدفن: ان دنوں مسلمانوں کی فوجی چھاؤنی فلسطین کی نواحی علاقہ ''عمواس'' میں تھی کہ اچانک ''طاعون'' کی وبا پھیلنی شروع ہوئی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو دمشق کے قریب ''جولان'' کے علاقہ میں ''جابیہ'' کی طرف منتقل کر دیا' تاہم وبا کے اثرات اتنے پھیل چکے تھے کہ ہزاروں مسلمان فوجی شہید ہو گئے۔ جن میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے' آپ رضی اللہ عنہ ۱۸ھ کو ۵۹ برس کی عمر میں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آخری آرام گاہ مغربی اردن کے شہر ''دیرعلا'' میں واقع ہے' جہاں ایک چھوٹی سی مسجد بھی قائم ہے۔

سوال 3: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ''اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ'' کیوں کہا گیا؟

جواب: قبولِ اسلام: بعثت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اعلان کے وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تیس سال کے نوجوان تھے' جوانی کے جوش' آزادانہ ماحول کے اس دور میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے جب اسلام کا آفاقی پیغام آپ رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو بغیر کسی تردد کے فوراً اسلام لے آئے۔ اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے آٹھ لوگوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ہوتا ہے۔

فضائل ومناقب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لیے سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ ایک مجلس میں رسول کرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جن دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دنیا میں جنتی ہونے کی خوشخبری دی تھی ان میں سے آپ رضی اللہ عنہ بھی ایک ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر میں شرکت نصیب ہوئی اور بدری صحابہ رضی اللہ عنہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک ممتاز شان رکھتے ہیں جن کی تعریف قرآن کریم میں بھی کی گئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کر کے دو ہجرتوں کی سعادت حاصل کی۔

ہجرت کے نویں سال جب یمن کی طرف سے علاقے نجران کے بعض اہل کتاب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں علمی مناظرہ کے لیے حاضر ہوئے اور ناکام ہو کر بالآخر جزیہ کے لیے آمادہ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمارے اوپر جو بھی جزیہ مقرر فرمائیں گے ہم وہ ادا کریں گے۔ آپ ہمارے ساتھ ایک امین آدمی بھیجئے تو آپ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا:

هٰذَا اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (صحیح بخاری، حدیث: ۴۳۸۰)

(یہ شخص اس امت کا امین ہے)

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سوال 4 ”سریہ سیف البحر“ میں مسلمانوں کی خاص مدد کا کون سا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا قد لمبا، پتلا اور بدن کمزور و نحیف تھا، آپ رضی اللہ عنہ کی صورت و شکل تو بلاشبہ سادگی اور کمزوری کی عکاس تھی، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سیرت و کردار سے اسلام کے لیے وہ کارنامے سرانجام دیئے کہ آج بھی آپ رضی اللہ عنہ کا نام اسلام کے عظیم سپہ سالاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

دینی جدوجہد اور کارنامے: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جس طرح ایمان لانے میں سبقت حاصل کی اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے اس راہِ حق میں پیش آنے والی آزمائشوں اور مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر موقعے پر استقامت سے قائم رہے۔ ساتھ ہی اسلام کی اشاعت کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ان بے مثال کاوشوں اور کارناموں سے تاریخ اسلام کے اوراق بھرے ہوئے ہیں۔

جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کو باقاعدہ ایک اسلامی ریاست قرار دیا اور مدینہ منورہ کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے سن ۲ ہجری میں جہاد کی فرضیت ہوئی۔ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے تمام غزوات میں بھرپور حصہ لیا، سن ۳ ہجری میں غزوہ احد کے وقت کفار کے حملہ میں جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ انور زخمی ہو گیا اور جسم اطہر میں زرہ کی فولادی کڑیاں پیوست ہو گئیں تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے ان کو کھینچ کر نکالا جس سے ان کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قائدانہ صلاحیتوں کو دیکھ کر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کے وقت پورے لشکرِ اسلام کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ایک جتھے کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ دونوں خلفاء کے خاص مشیروں میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو شام کے لیے لشکر کی سربراہی میں بھیجا تو تھوڑے عرصہ میں حمص، شام اور بیت المقدس فتح ہو گئے۔ ۱۶ ہجری اور سن ۶۳۷ء کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سامنے رومی سربراہ بیت المقدس مسلمانوں کے حوالہ کرنے پر راضی ہوئے۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیت المقدس مسلمانوں کے ماتحت ہو گیا اور فاتحِ شام و بیت المقدس جیسے اعزازات حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئے۔

سریہ سیف البحر: اس سریہ کو امام بخاری نے غزوہ سیف البحر کے نام سے ذکر کیا ہے۔ رجب 8ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو تین سو صحابہ کرام کے لشکر پر امیر بنا کر ساحل سمندر کی جانب روانہ فرمایا تاکہ یہ لوگ قبیلہ جہینہ کے کفار کی شرارتوں پر نظر رکھیں اس لشکر میں خوراک کی اس قدر کمی پڑ گئی کہ امیر لشکر مجاہدین کو روزانہ ایک ایک کھجور راشن میں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا بھی آ گیا کہ یہ کھجوریں بھی ختم ہو گئیں اور لوگ بھوک سے بے چین ہو کر درختوں کے پتے کھانے لگے۔ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ کو امیر بنا کر تین سو آدمیوں کا ایک لشکر ساحل کی طرف بھیجا ہم چل پڑے ہم راستہ ہی میں تھے کہ زادِ راہ ختم ہو گیا ابوعبیدہ نے تمام لشکر کے توشے ختم دے کر جمع کر لیے تو وہ کھجور کے دو تھیلے ہوئے ابوعبیدہ ہمیں روز تھوڑا تھوڑا دیتے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گیا اب ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی تو میں نے جابر سے کہا ایک کھجور سے کیا پیٹ بھرتا ہو گا جابر نے کہا اس ایک کھجور کے ملنے کی حقیقت جب معلوم ہوئی کہ جب وہ بھی ختم ہو گئی یہاں تک کہ ہم (ساحل) سمندر پر پہنچ گئے تو دیکھا کہ ایک مچھلی پہاڑی کی طرح موجود ہے اس لشکر نے وہ مچھلی اٹھارہ دن تک کھائی پھر ابوعبیدہ نے اس مچھلی کی دو پسلیاں کھڑی کرائیں اور ایک سواری کو اس کے نیچے سے گزارا تو بغیر اس کے لگے ہوئے سواری نیچے سے صاف نکل گئی۔ (صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1549)

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سوال 5 حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی سادہ زندگی سے کوئی ایک مثال پیش کریں۔

جواب: ذاتی خصائل واوصاف: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمدہ خصائل واوصاف حمیدہ کے مالک تھے' آپ رضی اللہ عنہ پر حددرجہ کا اللہ تعالیٰ کا خوف غالب تھا' طبیعت میں تواضع اورزہد جیسی صفات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں' جرأت وبہادری خاندانی ورثہ میں ملی تھی' آپ رضی اللہ عنہ نہایت سادہ کھاتے اور سادہ اوڑھتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کو اسلامی لشکر کی قیادت اور شام کی ولادت سنبھالنے کے عہدے بھی حاصل ہوئے۔تاہم آپ رضی اللہ عنہ کے قناعت وزہد پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب آپ رضی اللہ عنہ شام وفلسطین کی مہم پر لشکر کے سپہ سالار تھے کہ ایک دن امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے خیمہ میں آپہنچے تو وہاں تلوار اور ڈھال کے علاوہ کوئی اور سامان نہیں پایا تو فرمانے لگے۔(اے ابوعبیدہ!) ضرورت کا کچھ تو سامان اپنے پاس رکھ لیا کرو۔'' اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا سَیُبَلِّغُنَا الْمَقِیْلَ (اے امیر المومنین! ہماری یہی (سادگی والی) حالت ہمیں بہت جلد ہماری آسائش گاہ تک پہنچا دے گی) (مصنف عبدالرزاق' کتاب الجامع باب زهد الصحابة ۱۱/۲۱۱)

دوسری مرتبہ فلسطین کی فتح کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب ارض فلسطین میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح کے دولت خانہ پر کھانے کے لیے تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے سامنے سوکھی روٹی کے کچھ ٹکڑے پانی میں بھگو کر پیش کیے جو وہ خود بھی تناول کرتے تھے۔اس وقت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''شام میں آکر سب ہی بدل گئے' لیکن ابوعبیدہ! ایک تم ہی ہو کہ اپنی وضع پر قائم ہو۔الحمدللہ مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں (کہ عہدہ ومنصب کے باوجود) ان کی نظر میں سیم وزر کی کوئی حقیقت نہیں۔ (سنن ابی داؤد' کتاب الزهد حدیث: ۱۱۵)

(ب) مندرجہ ذیل سوالات کے درست جواب کے سامنے ''✓'' کا نشان لگائیں:

جواب: صفحہ 178 پر ''کثیر الانتخابی سوالات'' کے سوال نمبر 1 تا 4 ملاحظہ کیجیے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(۳) جابر بن حیان

کثیر الانتخابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر "✓" کا نشان لگائیں:

01 جابر بن حیان کے دادا کا نام تھا:

(الف) عبیداللہ (ب) عبدالرحمن (ج) عبداللہ

02 جابر بن حیان کے خاندان کا نام تھا:

(الف) قریش (ب) صدیقی (ج) ازد

03 جابر بن حیان کے والد کا کاروبار تھا:

(الف) لکڑیاں بیچنے کا (ب) خوشبو کا (ج) چمڑا تیار کرنے کا

04 جابر بن حیان کی مشہور ایجاد ہے:

(الف) کمپیوٹر (ب) بلب (ج) تیزاب

05 عرق نکالنے کے لئے انھوں نے ایجاد کیا:

(الف) مٹکا (ب) قرع انبیق (ج) بوتل

06 جابر بن حیان کو یاد کیا جاتا ہے:

(الف) بابائے کیمیاء کے لقب سے (ب) بابائے طبیعیات کے لقب سے

(ج) بابائے حیاتیات کے لقب سے

07 جابر بن حیان کے آباؤ اجداد تعلق رکھتے تھے:

(الف) بلخ و بخارا سے (ب) خراسان و طوس سے (ج) آذربائیجان سے

08 اہلِ یورپ جابر بن حیان کو اس نام سے جانتے ہیں:

(الف) Jabir (ب) Gibar (ج) Gaber

09 جابر بن حیان کے اساتذہ میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں:

(الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام (ب) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

(ج) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

10 جابر بن حیان کی کاوشوں سے ایک نئے سائنسی فن کی بنیاد پڑی:

(الف) طبیعیات (ب) جیومیٹری (ج) کیمیاء

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

11 جابر بن حیان کے رسائل اور کتب کی تعداد تجاوز کر جاتی ہے:

(الف) 232 سے (ب) 332 سے (ج) 432 سے

12 جابر بن حیان کی کتابیں "ایضاح" "الخواص الکبیر" اور "المیزان" متعلق ہیں:

(الف) فلکیات (ب) کیمیاء (ج) طبیعیات

جوابات

1. (ج)	3. (ب)	5. (ب)	7. (ب)	9. (الف)	11. (الف)
2. (ج)	4. (ج)	6. (الف)	8. (ج)	10. (ج)	12. (ب)

درسی کتاب کی مشق کا حل

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجیے:

سوال 1 جابر بن حیان کی علم کیمیاء میں خدمات تحریر کریں۔

جواب: جابر بن حیان کے کارہائے نمایاں

دھاتی کیمیاء: جابر بن حیان نے اپنے علم کیمیا کی بنیاد اس نظریے پر رکھی کہ تمام دھاتوں کے اجزائے ترکیبی گندھک اور پارہ ہیں۔ مختلف حالتوں میں اور مختلف تناسب میں ان دھاتوں کے اجزائے ترکیبی ملنے سے دیگر دھاتیں بنیں۔ ان کے خیال میں دھاتوں میں فرق کی بنیاد اجزائے ترکیبی نہیں بلکہ ان کی حالت اور تناسب تھا۔

قرع انبیق: جابر قرع انبیق نامی ایک آلہ کے موجد تھے جس کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ میں کیمیائی مادوں کو پکایا جاتا اور مرکب سے اٹھنے والی بخارات کو نالی کے ذریعہ آلہ کے دوسرے حصہ میں پہنچا کر ٹھنڈا کر لیا جاتا تھا۔ یوں وہ بخارات دوبارہ، نئی حالت اختیار کر لیتے۔ کشید گی کا یہ عمل کرنے کے لیے آج بھی اس قسم کا آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا موجودہ نام ریٹارٹ ہے۔

تیزاب: ایک دفعہ کسی تجربے کے دوران میں قرع انبیق میں بھورے رنگ کے بخارات اٹھے اور آلہ کے دوسرے حصہ میں جمع ہو گئے جو تانبے کا بنا ہوا تھا۔ حاصل شدہ مادہ اس قدر تیز تھا کہ دھات گل گئی۔ جابر نے مادہ کو چاندی کے کٹورے میں ڈالا تو اس میں بھی سوراخ ہو گئے۔ چمڑے کی تھیلی میں ڈالنے پر بھی یہی نتیجہ نکلا۔ جابر نے مائع کو انگلی سے چھوا تو وہ جل گئی۔ اس کاٹ دار اور جلانے کی خصوصیت رکھنے والے مائع کو انہوں نے تیزاب یعنی ریزاب کا نام دیا۔ پھر اس تیزاب کو دیگر متعدد دھاتوں پر آزمایا لیکن سونے اور شیشے کے علاوہ سب دھاتیں گل گئیں۔ جابر بن حیان مزید تجربات میں جٹ گئے۔ آخر کار انہوں نے بہت سے کیمیائی مادے مثلاً گندھک کا تیزاب اور ایکوا ریجیا بنائے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ایک ایسا تیزاب بنایا جس سے سونے کو بھی پگھلانا ممکن تھا۔

عناصر و مادے کی حالت: جابر بن حیان نے مادّے کو عناصر اربعہ کے نظریے سے نکالا۔ جابر بن حیان وہ پہلے شخص تھے جس نے مادّے کی تین حصوں میں درجہ بندی کی۔ نباتات، حیوانات اور معدنیات۔ بعد ازاں معدنیات کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے گروہ میں بخارات بن جانے والی اشیاء رکھی اور انہیں "روح" کا نام دیا۔ دوسرے گروہ میں آگ پر پگھلنے والی اشیاء مثلاً دھاتیں وغیرہ رکھیں اور تیسرے گروہ میں ایسی اشیاء رکھیں جو گرم ہو کر پھٹک جائیں اور سرمہ بن جائے۔ پہلے گروہ میں گندھک، سنکھیا، نوشادر وغیرہ شامل ہیں۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

کیمیائی مرکبات: جابر بن حیان نے کیمیائی مرکبات مثلاً کاربونیٹ، آرسینک، سلفائیڈ اور الکحل کو خالص تیار کیا ہے۔ انھوں نے الکحل، شورے کے تیزاب یا نائٹرک ایسڈ اور نمک کے تیزاب یا ہائیڈروکلورک ایسڈ اور فاسفورس سے دُنیا کو پہلی بار روشناس کرایا اس کے علاوہ انھوں نے دو عملی دریافتیں بھی کیں۔ ایک تکلیس یا کشتہ کرنا یعنی آکسائیڈ بنانا اور دوسرے تحلیل یعنی حل کرنا۔ جابر بن حیان کیمیا کے متعدد اُمور پر قابل قدر نظری و تجرباتی علم رکھتے تھے۔ کیمیا کے فن پر اس کے تجربات بہت اہم ہیں۔

کیمیائی عمل سازی: اس کے علاوہ لوہے کو زنگ سے بچانے کے لیے لوہے پر وارنش کرنے، موم جامہ بنانے، خضاب بنانے کا طریقہ دریافت کیا۔ اس کے علاوہ فولاد کی تیاری، پارچہ بافی، چرم کی رنگائی اور شیشے کے ٹکڑے کو رنگین بنانا وغیرہ۔

دیگر تجربات و کارنامے: انہوں نے دھات کا کشتہ بنانے کے عمل میں اصلاحات کیں اور بتایا کہ دھات کا کشتہ بنانے سے اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ عمل کشید اور تقطیر کا طریقہ بھی جابر کا ایجاد کردہ ہے۔ انہوں نے قلماؤ یعنی کرسٹلائزیشن کا طریقہ اور تین قسم کے نمکیات دریافت کیے۔

خدمات: جابر نے کیمیا کی اپنی کتابوں میں بہت سی اشیا بنانے کے طریقے درج کیے۔ انہوں کے کئی اشیاء کے سلفائڈ بنانے کے بھی طریقے بتائے۔ انہوں نے شورے اور گندھک کے تیزاب جیسی چیز دنیا میں سب سے پہلی بار ایجاد کی۔ جو موجودہ دور میں بھی نہایت اہمیت کی حامل اور سنسنی خیز ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے قرع الانبیق کے ذریعے کشید کرنے کا طریقہ دریافت کیا۔

سوال 2 جابر بن حیان کی تصانیف کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جابر بن حیان نے کیمیا کی کتب کے علاوہ اقلیدس کی کتاب "ہندسے"، بطلیموس کی کتاب المجسطی / "مجسطی" کی شرحیں بھی لکھیں۔ نیز منطق اور شاعری پر بھی رسالے تصنیف کیے۔ اس سب کے باوجود جابر مذہبی آدمی تھے۔

انھوں نے 200 سے زیادہ کتابیں تحریر کیں۔ جن میں سے چند مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

1 کتاب الملک 2 کتاب الرحمہ 3 کتاب التجمیع 4 زیبق الشرقی 5 کتاب الموازین الصغیر

جابر بن حیان کی تمام تصانیف کا ترجمہ لاطینی کے علاوہ دیگر یورپی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ تقریباً آٹھ نو سو سال تک کیمیا کے میدان میں وہ تنہا چراغ راہ تھا۔ اٹھارویں صدی میں جدید کیمیا کے احیاء سے قبل جابر کے نظریات کو ہی حرف آخر خیال کیا گیا۔ بطور کیمیادان ان کا ایمان تھا کہ علم کیمیا میں تجربہ سب سے اہم چیز ہے۔ انھوں نے عملی طور پر دنیا کو دکھایا کہ کچھ جاننے اور سیکھنے کے لیے صرف مطالعے اور علم کے علاوہ خلوص اور تندہی کے ساتھ تجربات کی بھی ضرورت ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

سوال 1 جابر بن حیان کے خاندان اور پیدائش کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **تعارف:** جابر بن حیان مشہور مسلمان سائنسدانوں میں سے ایک ہیں، جن کو علم کیمیا میں "بابائے کیمیا" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ علم کیمیا کے علاوہ، فلکیات، طب، جیومیٹری، فلسفہ، منطق، سیاسیات وادب میں بھی آپ کو کامل مہارت حاصل تھی۔

نام و نسب: آپ کا پورا نام جابر بن حیان بن عبداللہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور لقب "صوفی" اور کنیت "ابوموسیٰ" ہے۔ ان کے آباؤ اجداد خراسان و طوس سے تعلق رکھتے تھے، جہاں ۱۰۲ ہجری کو قبیلہ ازد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔ ان تمام نسبتوں کی وجہ سے وہ اپنی کتابوں کے اوپر نام کے ساتھ "کوفی"، "ازدی"، "طوسی" یا "صوفی" لکھتے ہیں۔ اہل یورپ ان کو "Gaber" کے نام سے جانتے ہیں۔

ولادت: جابر کے والد حیان بن عبداللہ اصل میں شام کے رہنے والے تھے، جہاں کے سیاسی و اقتصادی حالات کی ابتری کی وجہ سے وہ نقل مکانی کر کے طوس میں سکونت پذیر ہو گئے۔ حیان بن عبداللہ عطر کا کاروبار کرتے تھے، اس لیے طوس میں آتے ہی انہوں نے اپنی آبائی حرفت کی بدولت وہاں "خوشبو کی دکان" لگائی۔ دکان بننے کے کچھ مہینے بعد جابر کی ولادت ہو گئی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم وہیں طوس میں اپنے والد محترم کی زیر نگرانی ہوئی۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سوال 2 جابر بن حیان کے والد کا کون سا کاروبار تھا؟

جواب: جابر بن حیان کے والد حیان بن عبداللہ عطر کا کاروبار کرتے تھے۔

سوال 3 جابر بن حیان بغداد کس طرح پہنچے اور وہاں ان کا کیسے استقبال ہوا؟

جواب: عباسی خلیفہ ہارون رشید تخت نشین ہوا تو اس کا وزیر جعفر برمکی عالموں کا قدردان تھا اسے علم ہوا کہ کوفہ کا ایک نوجوان علم کیمیا میں گراں قدر کارہائے نمایاں سرانجام دے رہا ہے تو اس نے جابر بن حیان کو بغداد بلا لیا۔

سوال 4 جابر بن حیان کی کون سی مشہور ایجادات ہیں؟

جواب: **سائنسی کارنامے:** جابر بن حیان نے دواسازی اور دھات سازی میں بہت سے تجربات کیے اور نئی نئی چیزیں دریافت کیں اور خاص طور سے علم کیمیا سے متعلق اصول وضع کیے جو آج تک قابل اعتبار سمجھے جاتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں اور پھلوں کو گرم کر کے ان سے عرق نکالنے کے لئے انہوں نے ''قرع انبیق'' نامی آلہ تیار کیا' جس کو آج کے زمانے میں قرنفل کہا جاتا ہے۔

انہوں نے ''گندھک کا تیزاب''، ''نمک کا تیزاب''، ''کاربونیٹ آرسینک سلفائیڈ''، ''خضاب بنانے کا طریقہ''، دھات کو کشتہ بنانے''، لوہے پر وارنش کرنے کے طریقے ایجاد کیے۔ یہ پہلا کیمیادان تھا جس نے مادہ کی تین حصوں میں درجہ بندی کی۔ نباتات' حیوانات اور معدنیات- پھر معدنیات کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا: بخارات میں تبدیل ہونے والی اشیاء' آگ پر پگھلنے والی اشیاء اور وہ اشیاء جو گرم ہو کر پھٹ جائیں۔

سابقہ مطالعہ اور تجربات کی بنیاد پر انہوں نے دواسازی' طب اور دھات سازی کے بارے میں غور و خوض کر کے بہت سی چیزیں ایجاد کیں۔ جو پہلے کسی نے بھی معلوم نہیں کی تھیں' مختلف دھاتی اجزا اور کیمیائی عوامل کے ذریعے انہوں نے ایک مادہ مائع حالت میں تیار کیا جو ہر چیز کو جلا رہا تھا' اس کا نام ''تیز آب'' سے ''تیزاب'' پڑ گیا۔ اس طرح ان کی کاوشوں سے ایک نئے سائنسی فن ''کیمیا'' کی بنیاد پڑ گئی۔

سوال 5 جابر بن حیان رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سے علم کیمیاء سے متعلق کتابوں کے نام بتایئے۔

جواب: **جابر بن حیان کی تصانیف:** جابر بن حیان کو کثیر التصانیف لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے' ان کے رسائل اور کتب کی تعداد ۲۳۲ سے تجاوز کر جاتی ہے' ایک قول کے مطابق ان کی پانچ سو سے زیادہ تالیف تھیں جن میں سے اکثر زمانہ کے حالات کی نذر ہو کر ضائع ہو گئیں۔

جابر بن حیان کی بہت سی عربی کتابیں لاطینی اور پھر لاطینی سے انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر یورپ تک پہنچ گئیں' اس طرح ان کی بدولت یورپ علم کیمیا سے روشناس ہوا۔ ان کتابوں میں سے ''ایضاح' الخواص الکبیر' المیزان'' علم کیمیا سے متعلق ہیں جبکہ دیگر فلکیات' طبعیات' جیومیٹری' فلسفہ' منطق اور علم سیاسیات کے بارے میں ہیں۔

(ج) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر '' ✓ '' کا نشان لگائیں:

جواب: صفحہ 183 پر ''کثیر الانتخابی سوالات'' لے سوال نمبر 1 تا 5 ملاحظہ کیجئے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(۴) حضرت محمد راشد روضه دهنی رحمۃ اللہ علیہ

کثیر الانتخابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر "✓" کا نشان لگائیں:

01 حضرت محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب ملتا ہے:

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (ب) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے

(ج) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے (د) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے

02 آپ کا گاؤں "رحیم ڈنو کلھوڑو" واقع ہے:

(الف) شکارپور میں (ب) سکھر میں (ج) خیرپور میرس میں (د) نواب شاہ میں

03 حضرت محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کی اقوال و احوال پر مشتمل کتاب ہے:

(الف) سندھی کلام (ب) تحفۃ السالکین (ج) جمع الجوامع (د) ملفوظات شریف

04 اسلام کی اشاعت کے لئے آبائی وطن چھوڑ کر سکونت اختیار کی:

(الف) سیون (ب) لک آری (ج) آمری (د) میہڑ

05 حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ جد امجد ہیں سندھ کے مشہور سادات قبیلہ:

(الف) لاشاری (ب) راشدی (ج) میہڑ (د) لاکھانی

06 حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام تھا:

(الف) محمد بقا (ب) محمد امام شاہ (ج) محمد شاہ (د) محمد روضہ

07 حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی:

(الف) 1150ھ میں (ب) 1157ھ میں (ج) 1171ھ میں (د) 1193ھ میں

08 حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا:

(الف) 1223ھ میں (ب) 1228ھ میں (ج) 1232ھ میں (د) 1234ھ میں

09 حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک ہے:

(الف) رحیم ڈنو کلھوڑو (ب) پیر جو گوٹھ (ج) خیرپور (د) خیرپور ماتھیلو

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

جوابات

1.	(ج)	3.	(د)	5.	(ب)	7.	(ج)	9.	(ب)
2.	(ج)	4.	(ب)	6.	(الف)	8.	(د)		

درسی کتاب کی مشق کا حل

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجیے:

سوال 1 حضرت محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وروحانی خدمات تحریر کریں۔

جواب: **علمی، روحانی اور مجاہدانہ خدمات:** حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف علوم روحانی میں کامل تھے بلکہ ظاہری علوم خاص طور پر تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، تاریخ، لغت اور دیگر علوم وفنون میں بھی کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ کو فارسی اور عربی زبانوں کے ساتھ غیر معمولی لگاؤ تھا، آپ کی وسعتِ مطالعہ اور کتب بینی کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب ہاتھ میں رہتی۔ آپ کے پاس ایک بڑا کتب خانہ بھی تھا، لوگوں کو کتابوں کا شوق دلانے کے لیے آپ فرماتے: ''جو کوئی بھی مہنگی کتابیں خریدے گا، اس کی اولاد سے کبھی علم ختم نہیں ہوگا۔'' حضرت محمد راشد عوام کو رشد وہدایت اور دین کی دعوت کی طرف بلاتے رہتے اور جو وقت بچتا تو تصنیف وتالیف میں مصروف رہتے۔ چنانچہ ''جمع الجوامع'' فارسی لغت چار ضخیم جلدوں میں، آداب المریدین، مکتوبات، شرح اسماء اللہ الحسنیٰ اور جامع سندھی کلام آپ کی مشہور تصانیف ہیں جبکہ آپ کے مواعظ، اقوال واحوال کا مجموعہ ''ملفوظات شریف پیر محمد راشد روضہ دھنی'' کے نام سے مشہور ہے جو آپ کے خلفاء نے مرتب کیے۔

حضرت محمد راشد روضہ دھنی کے علمی فیض کے ساتھ آپ کا روحانی فیض کئی ہزار لوگوں کے قلوب کے لیے اکسیر ثابت ہوا۔ اپنے والدِ گرامی سے سلوک میں خلافت حاصل کرنے کے بعد آپ سندھ کے علاوہ پنجاب، کچھ بھوج، راجستھان گجرات، کاٹھیاواڑ اور بلوچستان تک سفر کرکے لوگوں کو علمی وروحانی فیض دیتے رہے۔ اس کے علاوہ سماج کے اندر غلط رسوم وبدعات کو ختم کرنے میں بھی آپ نے مجاہدانہ کردار ادا فرمایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے اندر جس طرح شرک وبدعات کے خلاف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاد کرکے سنتِ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اور عقیدت کو راسخ کیا، اسی طرح حضرت محمد راشد روضہ دھنی نے سندھ کے اندر یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ آپ کے سلسلہ روحانی اور تعلیمات کو پھیلانے میں آپ کی اولاد (پیران پگاڑہ اور پیران جھنڈو) اور خلفاء نے اہم کردار ادا کیا جس کے اثرات آج بھی موجود ہیں۔

سوال 2 حضرت محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کو ''روضہ دھنی'' کا لقب کیوں دیا گیا؟

جواب: حضرت پیر محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رمضان المبارک ۱۱۷۱ھ میں خیر پور میرس کے قریب ایک گاؤں رحیم ڈنو کلھوڑو میں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ رمضان المبارک میں دودھ پیتے اس بچے کی یہ عادت ہوگئی کہ سحری کے وقت اپنی والدہ کا دودھ پی کر سارا دن روزہ داروں کی طرح گزارتے اور مغرب کی اذان کے وقت پھر دودھ کے لیے اپنی والدہ سے چمٹ جاتے چنانچہ اس روش کے سبب آپ کو ''روزہ دھنی'' (روزہ والا) کہا جانے لگا، بعد میں آپ کے روضہ (مزار) کی طرف منسوب کرکے آپ کو ''روضہ دھنی'' (روضہ والا بزرگ) کہا گیا۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(ب) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

سوال 1 حضرت محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی نسب بیان کریں۔

جواب: آپ کا پورا نام سید محمد راشد بن محمد بقا بن محمد امام شاہ ہے جبکہ آپ کا لقب روضہ دھنی (روضہ والا) اور کنیت ابو یاسین ہے۔ حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ سندھ کے مشہور سادات قبیلہ "راشدی خاندان" کے جد امجد ہیں' آپ کا سلسلۂ نسب چھتیس پشتوں کے بعد حضرت امام حسین بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

حضرت محمد راشد کے خاندان کے جد امجد حضرت سید علی مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت کی خاطر اپنا وطن چھوڑا اور کوسوں دور آ کر سندھ کے قدیم شہر سیوستان (سہون) کے قریب "لکی آری" میں سکونت اختیار کی۔ اس وجہ سے آپ کا خاندان "لکیاری" مشہور ہوا۔

لکیاری سادات میں مشہور بزرگ حضرت شاہ صدر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے حضرت سید محمد بقا شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے جید عالم اور عارف باللہ اور کمال بزرگ تھے جو حضرت محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی تھے۔

سوال 2 حضرت محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: حضرت پیر محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نیک بخت والد کے سعادت مند فرزند تھے' جس کے آثار آپ کی ابتدائی زندگی سے ہی نمایاں تھے۔ آپ کے بچپن کا زمانہ تلاوتِ قرآن اور ذکر الٰہی کرنے والی والدہ کی گود میں گزرا۔ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل کود اور فضول کاموں میں مشغول ہونے کی بجائے آپ کا اکثر وقت گھر کے پاکیزہ اور روحانی ماحول میں گزرتا جس کے باعث آپ کو بچپن سے ہی علم و عرفان سے شغف ہو گیا۔ حصولِ علم کی عمر کو پہنچنے تک اپنے گھر اور والدین کے زیر سایہ رہے۔

تعلیم و تربیت: حضرت سید محمد بقاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے خصوصی طور پر وقت مقرر کر رکھا تھا اور آپ نے سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کے دوسرے بھائی بہنوں کو گھر پر ہی اپنے پاس ابتدائی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ ابتداء سے ہی وہ اپنی اولاد کی ذہن سازی کے لیے ان سے فرماتے:

بیٹا! ہم نے آپ کو یہ ظاہری علوم کی تعلیم دینے کے لئے کوشاں ہیں اس کا مقصد یہ نہیں کہ آپ محض دنیاوی اغراض میں قاضی و عالم کہلاتے رہیں بلکہ شریعت مطہرہ کی واقفیت اور سنت کا اتباع ہے جس میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

حضرت محمد راشد اپنے والدِ گرامی کے علاوہ حافظ زین الدین مہسیر رحمۃ اللہ علیہ اور میاں محمد اکبر کھمور رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مزید تعلیم کے لیے آپ کو شکار پور کے مشہور بزرگ شاہ فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتب میں بٹھایا گیا۔ یہ بزرگ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد تھے۔ ایک مرتبہ جب آپ کے والد سید محمد بقا شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ میں آئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ مدرسہ کے عام طلباء کے کھانے کی بجائے ان کی اولاد کو عمدہ اور الگ کھانا دیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا "جہاں روٹی کے ساتھ سالن ملتا ہو وہاں علم نہیں ہو سکتا۔" چنانچہ پھر آپ کو اپنے بھائی سید علی مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ موجودہ ضلع نوشہرو فیروز کے شہر کوٹڑی محمد کبیر کے مشہور عالم مخدوم یار محمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں داخل کیا گیا۔ جہاں سے حصولِ تعلیم کے بعد آپ کو لاڑکانہ کے قریب "آریجہ گاؤں" کے استاذ الکل حضرت مولانا محمد آریجوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا گیا اور وہاں سے تمام علوم میں سند فراغت حاصل کی۔

(ج) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب پر " ✓ " کا نشان لگائیں:

جواب: صفحہ 187 پر "کثیر الانتخابی سوالات" کے سوال نمبر 1 تا 4 ملاحظہ کیجئے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com
www.Perfect24u.com
Perfect24u.com